علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مضمون	:	معاشیات (اکنامکس)
سطح	:	بی۔اے/بی کام
کوڈ	:	402
مشق	:	02
سمسٹر	:	بہار2025ء

سوال نمبر1: مارکیٹ کا مفہوم بیان کریں۔ مارکیٹ کی اقسام پر ایک نوٹ تحریر کیجیے نیز مارکیٹ کی وسعت کا تعین کرنے والے عوامل پر بحث کیجیے۔

جواب:

مارکیٹ کا مفہوم:

عام بول چال میں مارکیٹ سے مراد وہ جگہ لی جاتی ہے جہاں اشیاء کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔ مثلاً سبزی مارکیٹ، غلہ مارکیٹ، میوہ مارکیٹ وغیرہ۔ لیکن معاشیات میں مارکیٹ کا مفہوم وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ معاشیات میں مارکیٹ سے مراد کوئی خاص جگہ یا مقام یا خطہ نہیں بلکہ وہ تمام علاقہ ہے۔ جہاں خریدار اور فروخت کار کسی شے کی خرید وفروخت کے لئے بآسانی آپ میں رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ اور اسی رابطے کی بدولت وہ کسی شے کا سودہ طے کر کے اس پورے علاقے میں شے کی ایک ہی قیمت مقرر کرتے ہوں۔ یوں وہ تمام علاقہ اس شے کی مارکیٹ بن جاتا ہے۔ یہ علاقہ ایک شہر بھی ہو سکتا ہے۔ اور اس کی حدود ایک ضلع، صوبہ، ملک بلکہ ساری دنیا تک بھی پھیل سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں شرط صرف یہ ہے کہ اس پورے علاقے میں ایک وقت میں شے کی ایک ہی قیمت ہو۔

مارکیٹ کا مفہوم کو بہت ہی وضاحت کے ساتھ ایک فرانسیسی ماہر اقتصادیات پروفیسر کورنوٹ (Prof: COURNOT) نے یوں بیان کیا ہے۔

''مارکیٹ سے مراد وہ تمام علاقہ ہے جہاں خریدار اور فروشندہ آپس میں آزادانہ طور پر رابطہ قائم کرتے ہیں۔ جس سے اس علاقے میں کسی شئے کی قیمت بہت جلد بآسانی ایک ہو جاتی ہے''۔

مارکیٹ کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ مارکیٹ کسی خاص جگہ یا مقام سے وابستہ نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ تمام علاقہ مارکیٹ کے دائرہ کار میں شامل ہوتا ہے۔ جہاں خریدار اور فروخت کار کسی شے کی قیمت کا تعین کرنے کے لئے بآسانی رابطہ کر سکتے ہوں۔ اور شے کی ایک قیمت طے پاتی ہے۔ کسی شے کی مارکیٹ وسیع ہے۔ یا محدود اس بات کا انحصار اس علاقے پر ہوتا ہے۔ جس میں وہ شے خریدی یا بیچی جاتی ہے۔ اگر کسی شے کی خرید وفروخت محدود علاقے میں ہو تو مارکیٹ وسیع نہیں ہوتی۔ اور اگر کوئی بہت بڑے علاقے میں خریدی اور بیچی جائے تو اس کی مارکیٹ وسیع ہوتی ہے۔

مختصر الفاظ میں مارکیٹ کا وجود درج ذیل چار عناصر کا مرہون منت ہے۔

i) خریدنے اور بیچنے والی شئے موجود ہو۔
ii) خریدار اور فروخت کار موجود ہوں۔
iii) خریدنے اور بیچنے والوں میں رابطہ موجود ہو۔
iv) ایک ایسا علاقہ ہو جس میں ایک شئے کی ایک ہی قیمت رائج ہو۔

مارکیٹ کی اقسام: **مارکیٹ** کے مفہوم کی وضاحت کرنے کے بعد آیئے اب دیکھتے ہیں کہ مارکیٹ کی کتنی اقسام ہیں۔ ماہرین معاشیات نے مارکیٹ کی چار زاویوں سے تقسیم کی ہے:

اول۔ جگہ کے لحاظ سے منڈیاں
دوم۔ وقت کی مناسبت سے منڈیاں۔
سوم۔ اشیاء کی نوعیت کے اعتبار سے منڈیاں۔
چہارم۔ فروخت کاروں میں مقابلہ کے لحاظ سے منڈیاں

جگہ یا محل وقوع کے لحاظ سے منڈیوں کی تقسیم: جگہ یا محل وقوع کے اعتبار سے منڈیوں کی تقسیم حسب ذیل ہے:

مقامی مارکیٹ: مقامی مارکیٹ کا تعلق ایک خاص جگہ سے ہوتا ہے اس مارکیٹ میں عموماً ایسی اشیاء خریدی و بیچی جاتی ہیں جن کی طلب ورسد مقامی نوعیت کی ہو۔ یہ مارکیٹ علاقہ کے اعتبار سے مختصر علاقہ کی ضروریات پوری کرتی ہے، اس مارکیٹ میں نمایاں طور پر تین طرح کی اشیاء فروخت ہوتی ہیں۔

اول ایسی اشیاء جو ضیاع پذیر ہوں یعنی گلنے سڑنے والی ہوں، مثلاً سبزی، پھل، گوشت، دودھ، دہی، مچھلی، مکھن وغیرہ۔

دوم ایسی اشیاء جن کی مالیت کم ہو اور وزن دار ہوں۔

سوم ایسی اشیاء جن کا استعمال ایک خاص علاقہ یا جگہ تک محدود ہو مثلاً، پشاور میں گرم قہوہ کا رواج ہے۔

علاقائی مارکیٹ: جب کسی شے کی مارکیٹ کسی خاص علاقے، ضلع یا صوبے تک محدود ہو تو اس مارکیٹ کو علاقائی مارکیٹ کہتے ہیں۔ عام طور پر اس مارکیٹ میں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

خریدی اور بیچی جانے والی اشیاء اس علاقے کے ذوق وشوق کے مطابق ہوتی ہیں مثلاً کوہاٹی چپل صوبہ سرحد کے لوگوں میں بہت ہی مقبول ہے اور زیادہ تر وہاں کے لوگ ہی اسے استعمال کرتے ہیں۔لہٰذا اسی مارکیٹ کو علاقائی مارکیٹ کہتے ہیں۔

ملکی مارکیٹ: جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس مارکیٹ کا دائرہ کار پورے ملک پر محیط ہوتا ہے ملکی باشندے اس مارکیٹ سے وابستہ ہوتے ہیں اس مارکیٹ کی اشیاء کی طلب ورسد بھی پورے ملک پر محیط ہوتا ہے ۔اس کی مثال اگندم ،چینی ، کپڑا بنانے ، چائے وغیرہ سے دی جاسکتی ہے۔

عالمی مارکیٹ: اپنے نام اور دائرہ کار کے اعتبار سے عالمی مارکیٹ دو یا دو سے زیادہ ملکوں کے درمیان اشیاء کی خرید وفروخت کو ظاہر کرتی ہے۔اس مارکیٹ میں ایسی اشیاء فروخت ہوتی ہیں جن کی طلب ورسد بڑے پیمانے پر ہوتی ہے اور جن کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں لانے اور لے جانے کے ذرائع بھی ہوں۔

وقت کی مناسبت سے منڈیوں کی اقسام:

یومیہ مارکیٹ: یہ مارکیٹ ان اشیاء پر مشتمل ہوتی ہے جن کی طلب ورسد یومیہ ہوتی ہے یہ مارکیٹ ایسی اشیاء کی مارکیٹ ہے جو نہایت ہی محدود وقت تک قابل فروخت ہوتی ہیں۔اگر اس محدود وقت میں اسے فروخت نہ کیا جائے تو وہ گل سڑ جاتی ہے۔

قلیل المیعاد قیمت کی مارکیٹ: یہ ایسی اشیاء کی منڈی ہے جہیں ایک قلیل مدت یعنی چند ہفتوں یا مہینوں تک ذخیرہ کیا جاتا ہے۔یومیہ قیمت کی منڈی کے مقابلے میں قلیل المیعاد قیمت کی مارکیٹ کا عرصہ ذرا طویل ہوتا ہے اس مارکیٹ میں شئے کی طلب میں تبدیلی کے پیش نظر رسد میں بھی کسی حد تک اضافہ ممکن ہوتا ہے لیکن رسد کا یہ اضافہ نوعیت کا اور معمولی ہوتا ہے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ جس انداز سے طلب پھیلے یا سکڑے ،اسی انداز سے رسد بھی تبدیل ہو۔

البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ قلیل المیعاد مارکیٹ میں رسد تھوڑی سی لچکدار ہو جاتی ہے یہ لچک زائد پیداواری گنجائشوں کو بروئے کار لا کر پیدا کی جاتی ہے۔اگر قلیل عرصہ میں طلب پھیل جائے تو کچھ عرصہ کے بعد قیمت میں اضافہ شروع ہو جاتا ہے کیونکہ بڑھتی ہوئی طلب کے مقابلہ میں اتنا وقت نہیں ہوتا کہ پیداوار میں معقول اضافہ کیا جاسکے۔لہٰذا قلیل عرصے کی منڈی میں قیمت کا انحصار رسد کے مقابلے میں زیادہ طلب پر ہوتا ہے۔

طویل المیعاد قیمت کی مارکیٹ: اس سے مراد ایسی اشیاء ہے کہ جہاں شئے کی قیمت طلب یا رسد میں فوری اور عارضی کا اثر نہیں دیکھا جاتا بلکہ مستقل اور دیر پا اثرات کو سامنے رکھا جاتا ہے یعنی شئے کی طلب میں اضافہ ہو جائے تو فوری طور پر اس کی قیمت ضرور بڑھ جائے گی لیکن چونکہ ہمیں طویل عرصہ کے اندر قیمت کا رجحان دیکھنا ہے اس لیے کارخانوں کے مالک نئی مشینیں لگا کر نئے مزدور بھرتی کر کے اس شئے کی رسد کو بڑھانے کی کوشش کریں گے۔

اشیاء کی نوعیت کے اعتبار سے مارکیٹ کی تقسیم:

عام مارکیٹ: عام مارکیٹ اکثر بازاروں کی صورت میں ہوتی ہے جہاں ہر طرح کی اشیاء کی خرید وفروخت ہوتی ہے ایسی مارکیٹ میں جملہ ضروریات کی اشیاء موجود ہوتی ہیں اور مارکیٹ میں قرب وجوار لوگ وقتاً فوقتاً اپنی ضروریات کی اشیاء خریدنے کے لیے آپس میں رابطہ کرتے ہیں۔

مخصوص مارکیٹ: بعض منڈیاں اشیاء کے اعتبار سے خصوصی حیثیت رکھتی ہیں۔اس قسم کی منڈیوں میں خاص اشیاء کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔ایسی منڈیوں میں خرید وفروخت کاروں کی تعداد بھی بڑی واضح ہوتی ہے۔اشیاء کی قیمت روزمرہ رسد کی طلب کی قوتوں سے طے پاتی ہے مثلاً گندم مارکیٹ ،گڑ منڈی ، کپڑا مارکیٹ صرافہ بازار سرمایہ کی مارکیٹ: اس سے مراد ایسی مارکیٹ ہے جس میں نئی کفالتیں اور نئے بانڈ خریدے اور بیچے جاتے ہیں۔

حصص کی مارکیٹ: یہ وہ مارکیٹ ہے جس میں پرانی کفالتوں ، بانڈوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔اس کے علاوہ پہلے سے موجود کمپنیوں کے حصص بھی خریدے اور بیچے جاتے ہیں۔عام زبان میں ایسی منڈیوں کو اسٹاک ایکس چینج کہا جاتا ہے۔

عاملین کی مارکیٹ: اس سے مراد ایسی مارکیٹ ہے جہاں عاملین پیدائش کی خدمات خریدی اور بیچی جاتی ہیں اور ان عاملین پیدائش کے معاوضے ان کی طلب ورسد کے باہمی توازن سے طے پاتے ہیں

زری مارکیٹ: اس سے مراد یہ ہے کہ جہاں مالی ادارے عام لوگوں اور کاروباری اداروں کو قرضے جاری کرتے ہیں۔اس مارکیٹ کو بازار زر کہتے ہیں۔

زرمبادلہ کی مارکیٹ: ایسی منڈی جہاں غیر ملکی کرنسیوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے، زرمبادلہ کی مارکیٹ کہلاتی ہے۔

نمونے اور درجہ بندی کے ذریعے خرید وفروخت: موجودہ دور میں بڑے پیمانے پر اشیاء کی خرید وفروخت کے لیے اشیاء کے ذخیرہ یا ان کی اقسام کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ صرف نمونوں اور درجوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔جب اشیاء کو نمونوں کے حوالے سے خریدا یا بیچا جاتا ہے تو ایسی مارکیٹ کو نمونے کی مارکیٹ کہا جاتا ہے۔عام طور پر زرعی اجناس اور خام مال کی خرید وفروخت اسی طرح ہوتی ہے ان چیزوں کی مختلف معیاروں میں تقسیم بھی آسانی سے ہو سکتی ہے مثلاً گندم ، چاول یا کپاس کا نمونہ دیکھ کر سودا کیا جاتا ہے۔

نمونہ کی مارکیٹ میں اشیاء کے مختلف نمونے ہی ہوتے ہیں اور ذخیرہ کہیں اور ہوتا ہے اس طرح درجہ بندی کی مارکیٹ میں اشیاء کو درجہ اول ، دوئم اور سوئم میں تقسیم کر کے گاہکوں کو شئے کے درجوں کی مدد سے اشیاء کی فروخت ہوتی ہیں۔

درجہ بندی کی مارکیٹ میں اشیاء کی مختلف قسموں میں بانٹ کر درجوں کے نام رکھ لیے جاتے ہیں۔اس طرح خریدار کو نمونے بھی دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ جنس کا درجہ سن کر ہی وہ سب کچھ سمجھ جاتا ہے۔مختصر الفاظ میں منڈی یا مارکیٹ کا وجود درج ذیل چار عناصر کا مرہون منت ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ، پروپوزل ، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ، ایم ایس سی ، ایم فل تک تمام کلاسز کی ، داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ، ایف اے ، آئی کام ، بی اے ، بی کام ، بی ایڈ ، بی ایس ، ایم اے ، ایم ایڈ ، ایم ایس سی ، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس / مشقوں کے لیے آئی ڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334 5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

i) خریدنے اور بیچنے والی شئے موجود ہو۔ ii) خریدار اور فروخت کار موجود ہوں۔

iii) خریدنے اور بیچنے والوں میں رابطہ موجود ہو۔ iv) ایک ایسا علاقہ ہو جس میں ایک شئے کی ایک ہی قیمت رائج ہو۔

مارکیٹ کی وسعت: تمام اشیاء کی منڈی کی وسعت ایک سی نہیں ہوتی۔بعض اشیاء کی منڈی وسیع ہوتی ہے۔ان کی طلب دور اور نزدیک کے تمام علاقوں میں ہوتی ہے۔مثال کے طور پر گندم، چینی، کپڑا، سونا، چاندی وغیرہ ایسی اشیاء ہیں۔جن کی طلب مختلف قصبات اور ملکوں میں پائی جاتی ہے۔اس لحاظ سے ان کی منڈی وسیع ہوتی ہے۔اس کے برعکس اینٹوں اور پتھروں کی منڈی کا دائرہ ان کے تیار کی جانے والی جگہ تک محدود ہوتا ہے۔کیونکہ دور دراز علاقوں تک ان کی نقل وحمل آسان اور کم خرچ نہیں ہوتی۔

مارکیٹ کی وسعت کو متعین کرنے والے عوامل: منڈی کی وسعت کو عام طور پر منڈی کی وسعت کا نام دیا گیا ہے۔ایک شئے کی منڈی کی وسعت کا تعین کرنے میں کئی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔

(الف) طلب:۔ منڈی کی وسعت کا تعین کرنے میں شے کی طلب کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔جن اشیاء کی طلب وسیع ہوتی ہے۔ان کی منڈی بھی وسیع ہوتی ہے۔مثال کے طور پر گندم اور چاول ایسی اجناس ہیں۔جن کی ہمارے ملک کے ہر حصہ میں مانگ پائی جاتی ہے۔سونا، چاندی پوری دنیا میں طلب کیا جاتا ہے۔اس لئے ان اشیاء کی منڈی بھی وسیع ہوتی ہے۔اس لئے ان کی منڈی کا دائرہ بھی محدود ہوتا ہے۔

(ب) نقل پذیری:۔ وہ اشیاء جو آسانی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائی جاسکیں۔ان کی منڈی ان اشیاء کی نسبت سے وسیع ہوتی ہے۔جنہیں ایک مقام سے دوسرے مقام تک آسانی سے منتقل نہ کیا جاسکتا ہو۔عام طور پر نقل پذیر اشیاء کی قدر و قیمت ان کے حجم اور وزن کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔اس لئے انہیں دور دراز مقامات تک نسبتاً کم خرچ پر لے جایا جاسکتا ہے۔مثال کے طور پر سونا اور جواہرات وغیرہ ان کی نقل وحمل کے اخراجات ان کی قدر و قیمت کے مقابلے میں بہت کم ہوتے ہیں۔اس کے برعکس بھاری بھرکم اشیاء مثلاً اینٹوں وغیرہ کی منڈی انتہائی محدود ہوتی ہے۔انہیں آسانی کے ساتھ دور دراز مقامات پر منتقل نہیں کیا جاسکتا۔عملی اعتبار سے ان کی منڈی اینٹوں کے بھٹوں کے قرب وجوار تک ہی محدود ہوتی ہے۔

(ج) پائیداری:۔ منڈی کی وسعت کا انحصار شے کی پائیداری پر بھی ہوتا ہے۔پائیدار اشیاء کی منڈی وسیع ہوتی ہے۔انہیں بآسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاسکتا ہے۔مثال کے طور پر سونا، کپڑا اور مشینیں وغیرہ پائیدار اشیاء ہیں اس لئے ان کی منڈی کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔اس کے برعکس مچھلی، گوشت ،انڈے اور سبزیاں جو جلد خراب ہونے والی اشیاء بحفاظت دور دراز مقامات تک نہیں پہنچایا جاسکتا۔تاہم سرد خانوں کے قیام اور تیز رفتار ذرائع نقل وحمل کے معرض وجود میں آجانے سے جلد خراب ہوجانے والی اشیاء کی منڈی کا دائرہ بھی پہلے کے مقابلے میں وسیع ہونے لگا ہے۔

(د) رسد:۔ کسی شے کی رسد بھی اس کی منڈی کی وسعت کا تعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔کسی شے کی منڈی کا دائرہ اسی صورت میں وسیع ہوسکتا ہے۔جب وہ شے کثیر مقدار میں دستیاب ہوں۔اگر کسی شے کی طلب تو زیادہ ہو مگر اس کی رسد کم ہو اس صورت میں اس شے کی منڈی یقیناً محدود ہوگی۔مثلاً نوادرات فن کی رسد محدود ہوتی ہے۔اس لئے ان کی منڈی کا دائرہ بھی محدود ہوتا ہے۔

(ر) شناخت پذیری:۔ وہ اشیاء جن کی بآسانی اور صحیح طور پر درجہ بندی کی جاسکے۔اور جن کے نمونے تیار کیئے جاسکیں۔ان کی منڈی عام طور پر ان اشیاء کے مقابلے میں وسیع ہوتی ہے۔جو ان اوصاف کی حامل نہیں ہوتیں۔مثال کے طور پر کپاس، گندم، چاول اور دھاگہ وغیرہ ایسی اشیاء ہیں جن میں درجہ بندی اور نمونہ سازی کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔اس لئے ان کی منڈی کا دائرہ بھی وسیع ہوتا ہے۔ان کی خرید وفروخت ان لوگوں کے درمیان بھی ہوسکتی ہے۔جو ایک دوسرے سے دور دراز فاصلے پر رہتے ہیں۔خریدار ان اشیاء کے معیار کو نمونہ اور درجہ بندی کی بنیاد پر پہنچانتا ہے۔اور ان کی خریداری کا آرڈر دیتا ہے۔اس کے برعکس جن اشیاء کے معیار کو نمونہ تیار نہ کیئے جاسکیں۔یا جن کی درجہ بندی نہ ہوسکے۔ان کا سودا کرنے سے پہلے اچھی طرح جائزہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ظاہر ہے کہ یہ صورت حال دور دراز پر رہنے والے خریداروں کے لئے تکلیف اور زحمت کا موجب بنتی ہے۔

(س) نقل وحمل اور خبر رسانی کے ذرائع۔ نقل وحمل اور خبر رسانی کے ذرائع بھی منڈی کی وسعت پر کافی حد تک اثر انداز ہوتے ہیں۔اگر نقل وحمل کے ذرائع مثلاً سڑکیں، ریلیں، بحری اور ہوائی جہاز ترقی یافتہ ہوں۔تو ان کی اشیاء کی نقل وحمل دور دور تک کے مقامات تک آسانی سے کم خرچ پر اور جلد ہو جاتی ہے۔

اسی طرح ذرائع خبر رسانی مثلاً ڈاکخانے، تار، ٹیلی فون، ریڈیو اور ٹیلی ویژن منڈی کی وسعت کا تعین کرنے میں موثر کردار ادا کرتے ہیں۔تیز رفتار اور مستعد ذرائع، خبر رسانی کی بدولت دور دراز کے خریداروں اور فروخت کاروں کے درمیان آسانی سے باہمی روابط قائم ہوجاتے ہیں۔اس کے برعکس اگر نقل وحمل اور خبر رسانی کے ذرائع پس ماندہ اور غیر مستند ہوں تو اس سے اشیاء کی پیدائش اور حرکت پذیری کم ہوجائے گی۔اس صورت میں دور دراز مقامات پر رہنے والے کاروباری افراد کے لئے بھی یہ ممکن نہ رہے گا۔کہ وہ کسی شے کا لین دین کرسکیں۔اس لئے قدرتی طور پر اشیاء کی منڈی کا دائرہ سکڑ جائے گا۔موجودہ زمانے میں تیز رفتار اور ترقی یافتہ ذرائع نقل وحمل اندرون ملک اور بین الاقوامی سطح پر وسیع ہوگئے ہیں۔جس کے نتیجہ میں اشیاء وخدمات کی منڈیوں کی وسعت بھی بڑھ گئی ہے۔

(ص) امن وامان:۔ امن وامان کا بھی منڈی کی وسعت پر گہرا اثر ہوتا ہے۔اگر فروخت کاروں کو یہ اطمینان ہو کہ ان کی اشیاء بحفاظت خریداروں تک پہنچ جائیں گی۔اور انہیں ان اشیائے کے راستے میں خراب ہوجانے یا چوری ہوجانے کا خدشہ نہ ہوگا۔تو وہ آزادی کے ساتھ دور دراز فاصلوں پر بھی انہیں ارسال کرنے پر

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے، ٹیکنیکل، ٹی ٹی سی ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے آیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551
Download Free Assignment from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

آمادہ ہو جائیں گی۔ جنگ اور فسادات کے دنوں میں کاروباری سرگرمیاں قریباً معطل ہو جاتی ہیں کیونکہ خریداروں اور فروخت کاروں میں اشیاء کے متعلق عدم تحفظ کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ اشیاء آزادی کے ساتھ صرف ایسی صورت میں صرف ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جاتی ہیں۔ جب امن وامان کی فضاء قائم ہو اوران کے تحفظ کا پورا پورا یقین ہو۔

(ط) کرنسی اور بنکاری کا نظام: کسی ملک کی کرنسی اور بنکاری کا نظام بھی منڈی کی وسعت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ایک مستحکم اور مستعد نظام بنکاری اور نظام زر اشیاء کے لین دین کے سلسلہ میں کاروباری افراد کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اور وہ ملک کے دور دراز کے علاقوں میں رہنے والے خریداروں کے ساتھ معاملہ طے کرنے پر بلا تامل آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر کسی ملک کا کرنسی اور بنکاری کا نظام غیر مستحکم اور غیر یقینی ہو تو اس سے کاروباری افراد کے کاروباری تخمینے تلپٹ ہو جائیں گے۔ اور وہ دور دراز مقامات پر اشیاء ارسال کرنے کا خطرہ مول لینے پر تیار نہیں ہوں گے۔ اس لئے اس صورت میں منڈی کا دائرہ بہت محدود ہو جائے گا۔ اور اگر ملک کا نظام مضبوط ہوگا۔ اور کاروباری افراد میں اعتماد ہوگا۔ تو وہ نہ صرف دور دراز مقامات پر اپنے خریداروں کو اشیاء بھیجیں گے۔ بلکہ دوسرے ممالک میں بھی اشیاء ارسال کرنے سے نہیں ہچکچائیں گے۔ اسی طرح جس ملک میں بنکاری کا نظام مستحکم اور مستعد ہوگا۔ وہاں کاروباری طبقہ آسانی سے اپنی رقوم ایک جگہ سے دوسری جگہ ارسال کر سکے گا۔ بنکوں کی وساطت سے اشیاء ایک جگہ سے دوسری جگہ خریداروں کو پہنچائی جا سکتی ہیں۔ خریدار بنک کو واجب الادا رقم ادا کر کے اشیاء وصول کر لیتا ہے۔ جو بنک فروخت کار کو ارسال کر دیتا ہے۔ یہ سہولتیں منڈی کا دائرہ وسیع کرنے کے سلسلے میں کاروباری افراد کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔

(ع) حکومتی پالیسی: کسی شے کی منڈی کی وسعت پر حکومت کی پالیسی کا بھی گہرا اثر ہوتا ہے۔ اگر حکومت کسی شے کی ایک ضلع سے دوسری یا ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں نقل وحرکت پر محصول عائد کر دے۔ تو اس سے اس شے کی منڈی متعلقہ ضلع یا صوبہ کی حدود تک محدود ہو کر رہ جائیگی۔ مثال کے طور پر بعض اوقات ہماری حکومت گندم اور چاول کی ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں نقل وحرکت پر پابندی لگا دیتی ہے۔ اس سے ان اشیاء کی منڈی محدود ہو جاتی ہے۔

(ف) کاروباری طریقے: کاروباری طریقوں کا بھی منڈی کی وسعت پر اثر پڑتا ہے۔ اشتہار بازی اور فروخت کاری کے جدید طریقے اپنائے جائیں۔ تو منڈی کا دائرہ یقینی طور پر وسیع ہو جاتا ہے۔ اشیاء کی مناسب غلاف بندی اور سرد خانہ کی سہولتیں بھی منڈی کو وسیع کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 2: عرصہ قلیل اور عرصہ طویل میں مکمل مقابلہ کے تحت کام کرنے والی فرم کس طرح توازن حالت حاصل کرتی ہے۔ وضاحت کیجیے۔

جواب: **فرم:** معاشیات میں فرم کا مطلب پیداوری اکائی ہے فرم ہی کسی شے کی پیداوار کے متعلق فیصلے کرتی ہے فرم صنعت اور کارخانے سے مختلف ہوتی ہے۔

توازن: توازن سے مراد وہ حالت ہے جہاں ایک سمت میں حرکت کرنے والی قوتوں کا اثر مخالف سمت میں حرکت کرنے والی قوتیں زائل کر دیتی ہے

''ایسی حالت جس میں ایک شے کی طلب اس کی رسد کے برابر ہو''

مکمل مقابلہ تحت کام کرنے والی فرم کا توازن:

مکمل مقابلہ کا وصف: مکمل مقابلہ کا اہم ترین وصف یہ ہے کہ منڈی میں ایک شے کی ایک ہی قیمت رائج ہوتی ہے مکمل مقابلہ کے تحت فرم کو اپنی تمام پیداوار اسی قیمت پر فروخت کرنی پڑتی ہے۔

قلیل عرصہ کا توازن: معاشیات میں قلیل عرصہ سے مراد وہ عرصہ لیا جاتا ہے۔ جس میں فرم اپنی پیداوری صلاحیت میں کوئی تبدیلی عمل میں نہیں لا سکتی۔ قلیل عرصہ میں مکمل مقابلہ کے تحت کام کرتے ہوئے فرم کے توازن کی مندرجہ ذیل شکلیں ہیں۔

جب فرم غیر معمولی منافع کما رہی ہو: معمول کا منافع فرم کے مصارف پیدائش میں شامل ہوتا ہے اس لیئے جب فرم کی کل وصولی اس کے مصارف سے زیادہ ہو تو کہا جاتا ہے کہ فرم غیر معمولی منافع حاصل کر رہی ہے۔

0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم ایڈ ایم اے ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

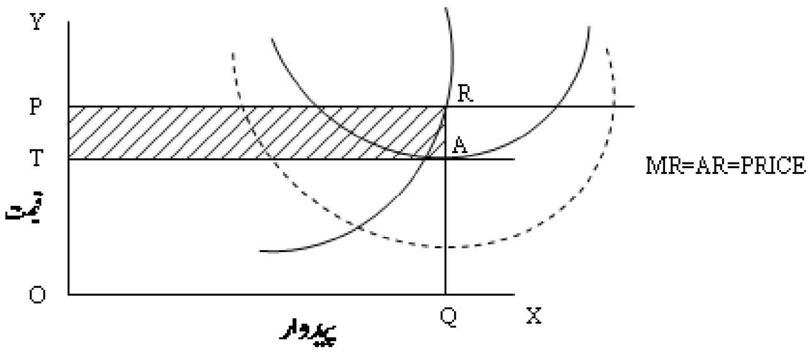

اس ڈائیگرام میں فرم OQ پیداوار پر توازن لیں ہے کیونکہ اس پیداوار پر اس کے مختتم مصارف + مختتم وصولی برابر ہیں۔

MC=MR جبکہ MC نقطہ RY پر MR کو قطع کرنا:

ii) معمول کا منافع کما رہی ہو۔

جواب: **فرم کا توازن جب وہ معمول کا منافع کما رہی ہو:** ایک فرم اس وقت معمول کا منافع کما رہی ہوتی ہے جب اس کے کل مصارف اس کی کل وصولی کے برابر ہوتے ہیں بلکہ اس کے اوسط مصارف اور اوسط مختتم وصولی بھی آپس میں برابر ہوتے ہیں۔

مختتم پیداوار کے نظریہ کے تحت عاملین پیدائش کی قیمتوں کے تعین

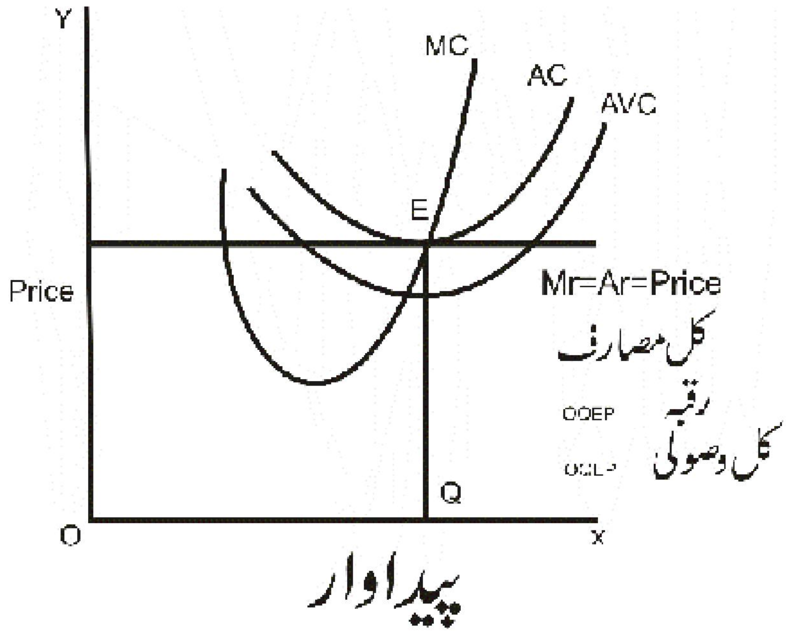

اس ڈائیگرام کے مطابق فرم OQ پیداوار پر توازن میں ہے کیونکہ اس کے مختتم مصارف اور مختتم وصولی آپس میں برابر ہیں۔

مختتم مصارف = مختتم وصولی، مختتم مصارف = اوسط مصارف، اوسط وصولی = قیمت

سوال نمبر 3: مختتم پیداوار کے نظریہ کے تحت عاملین پیدائش کی قیمتوں کے تعین کی وضاحت گوشوارہ اور ڈائیگرام کی مدد سے کیجیے۔

جواب: **نظریہ مختتم پیداوار:** نظریہ مختتم پیداوار کے مطابق ایک فرم کسی عامل کی مزید اکائیاں اس وقت تک لگائی جائے گی۔ جس نقطہ پر عامل کے مالیت مختتم پیداوار عامل کے مروجہ معاوضے یا اجرت کے برابر ہو جائے۔ بالفاظ دیگر نظریہ مختتم پیداوار کی رو سے ہر عامل کا معاوضہ اس کی مالیت مختتم پیداوار کے برابر ہوتا ہے۔

نظریہ مختتم پیداوار کے تحت منافع کا تعین: دیگر عاملین پیداور کی طرح منافع کے تعین کے معاملے میں بھی مختتم پیداوار کے نظریے کا اطلاق ہوتا ہے۔ منافع اس وجہ سے ادا کیا جاتا ہے۔ کہ آجروں کی طلب کے مقابلے میں ان کی رسد کم ہے دیگر عاملین کی مختتم پیداوار اور آجر کی مختتم پیداوار میں فرق پایا جاتا

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ہے۔ایک تو دیگر عاملین،آجر کے ہاتھوں پیداآوری کاموں میں لگائے جاتے ہیں۔دوسرے یہ کہ آجران کو معاوضے بھی ادا کرتا ہے۔آجر کا کام زیادہ پیچ دار ہوتا ہے،ہم دیگر عاملین کی طرح آجر کو چھوٹی چھوٹی اکائیوں کی صورت استعمال نہیں کر سکتے۔تاہم اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ کسی صنعت کے لیئے آجروں کی رسد لچکدار ہے تو ان کی مختتم پیداوار کی پیمائش کی جاسکتی ہے۔محنت اور سرمائے ہی کی طرح آجروں کی مختتم پیداواری مالیت ان کی رسد کا تقلیلی تفاعل ہوتی ہے مختتم پیداواری مالیت کا خط بائیں سے دائیں جانب نیچے کو گرتا ہے دیگر حالت یکساں ہوں تو نظریہ مختتم پیداوار کے تحت منافع کا تعین درج ذیل ڈائیگرام کے مطابق ہوگا۔

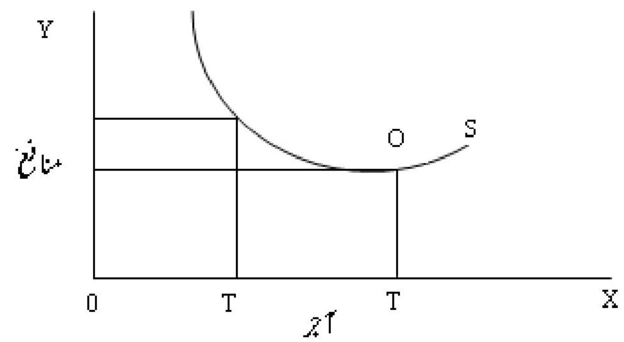

اس ڈائیگرام میں MRP مختتم پیداواری مالیت کا خط ہے SS آجروں کا خط رسد ہے نقطہ Q پر آجر کی رسد SS اور ان کی طلب MRP دونوں برابر ہیں۔ آجروں کی رسد OT ہے اور منافع کی سطح OS ہے جو نارمل منافع ہے لیکن اگر آجروں کی تعداد QT کے بجائے QT ہو تو قلیل مدت میں کیا بنے گا ان کی رسد کے ساتھ کمی ہوگی۔اور منافع بڑھ کر OS ہو جائے گا۔ SO غیر منافع ہے اور طویل مدت میں غائب ہو جاتا ہے۔

نظریہ مختتم پیداوار کے تحت عاملین پیدائش کے معاوضوں کا تعین: ہم ایک واحد متغیر عامل یعنی محنت کی صورت میں نظریہ مختتم پیدوار کا جائزہ لیں گے۔فرض کیا جاتا ہے کہ ایک فرم گندم پیدا کر رہی ہے۔کھیت ،مشینری یعنی ٹریکٹر وغیرہ کھاد اور بیج وغیرہ معین عامل ہیں۔صرف محنت یعنی مزدور متغیر عامل ہے جو کہ قابلیت کے لحاظ سے ایک جیسے ہیں۔

درج ذیل گوشوارے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جوں جوں ہم محنت کی اکائیوں میں اضافہ کرتے ہیں۔کل پیداوار میں تبدیلی واقع ہوتی جاتی ہے۔ہم یہ بھی فرض کرتے ہیں کہ پیداوار کی ہر اکائی 10 روپے میں فروخت ہوتی ہے اور ہر مزدور کی یومیہ اجرت یا محنت 60 روپے ہے۔فرم اس نقطہ تک محنت کی اکائیاں لگاتی ہے۔جس پر مالیت مختتم پیداوار اجرت کے برابر ہو جائے یعنی MRP = W

گوشوارہ:

محنت کی اکائیاں	کل پیداوار	مختتم پیداوار	مالیت مختتم پیداوار	اجرت	قیمت
0	0	-		60	10
1	10	10	100	60	10
2	19	9	90	60	10
3	27	8	80	60	10
4	34	7	70	60	10
5	40	6	60	60	10
6	45	5	50	60	10
7	49	4	40	60	10

فرم محنت کی پانچویں اکائی لگا کر اپنے منافع کو زیادہ سے زیادہ کرے گی اور یہ اکائی فرم کی آخری اکائی ہوگی۔اس سے آگے مزید اگر فرم اکائی لگائے گی تو منافع کم ہو جائے گا۔

درج بالا گوشوارہ کے مطابق فرم پانچ مزدور کام پر لگائے گی۔اگر اجرت کم ہو کر 50 ہو جائے تو اب فرم چھ مزدور کام پر لگائے گی۔کیونکہ چھ مزدوروں کی مالیت مختتم پیداوار اور اجرت آپس میں برابر ہیں۔اگر اجرت بڑھ کر 70 روپے ہو جائے تو فرم چار مزدور کام پر لگائے گی۔کیونکہ چار مزدوروں کی مالیت مختتم پیداواری اور اجرت آپس میں برابر ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس،پروپوزل،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ڈائیگرام:

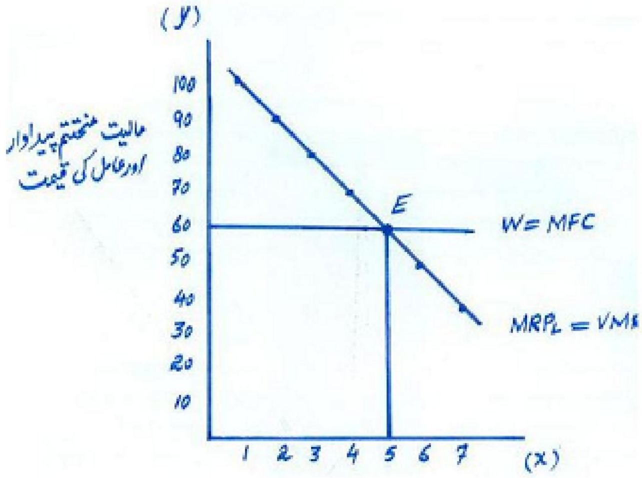

محنت کی اکائیاں

نقطہ E پر فرم توازن کی حالت میں ہے کیونکہ نقطہ E پر مالیت مختتم پیداوار کا خط، اجرت کے خط کو قطع کرتا ہے لہٰذا ایک فرم پانچ مزدور لگا کر منافع زیادہ سے زیادہ کر سکتی ہے۔

اگر اجرت بڑھ جاتی ہے تو فرم اپنا منافع زیادہ سے زیادہ کرنے کی خاطر محنت کی پہلے سے کم اکائیاں کام پر لگائے گی۔ اسی طرح اگر اجرت گر جائے تو فرم محنت کی پہلے سے زیادہ اکائیاں لگا کر اپنا منافع زیادہ سے زیادہ کرے گی۔ جیسا کی درج ذیل ڈائیگرام سے ظاہر کیا گیا ہے۔

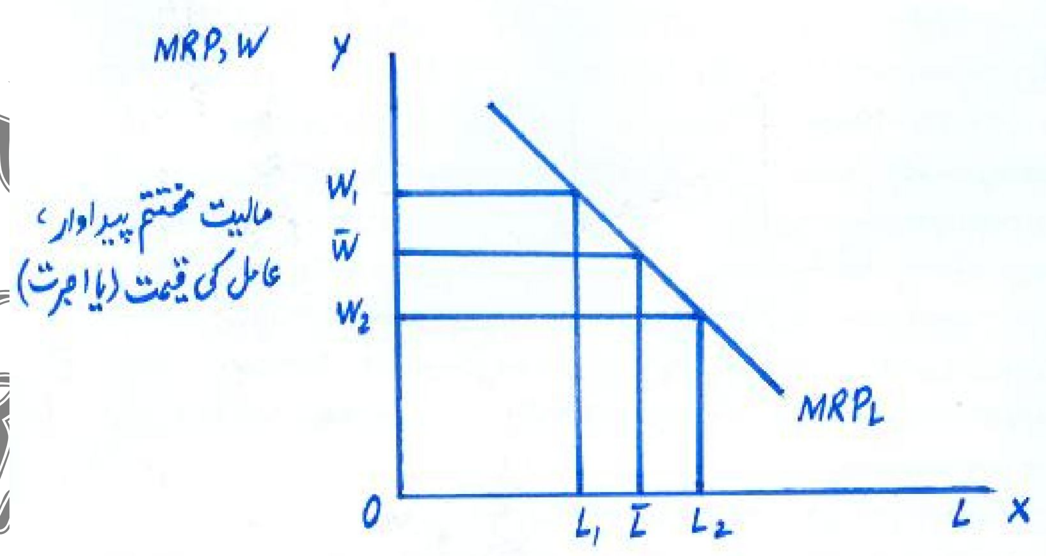

محنت کی اکائیاں

"نظریہ مختتم پیداوار کی گرافی وضاحت"

نظریہ مختتم پیداوار کے مفروضات: یہ نظریہ درج ذیل مفروضات کی روشنی میں درست ثابت ہوتا ہے۔

1- عاملین اور اشیاء کی منڈیوں میں مکمل مقابلہ کے حالات پائے جاتے ہیں۔

2- محنت کی تمام اکائیاں استعداد کار کے لحاظ سے یکساں ہیں۔

3- عاملین پیدائش مکمل طور پر حرکت پذیر ہیں۔

4- عمل پیدائش پر قانون تقلیل حاصل کا نفاذ ہے۔

5- ہر عامل پیدائش ایک دوسرے کے ساتھ بدل پذیر ہے۔

6- ایک انفرادی عامل کی مختتم پیداوار قابل ستائش ہے۔

7- فرم کا مقصد زیادہ سے زیادہ منافع کمانا ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی ایم فل تک کی تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ،بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

8- ٹیکنالوجی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

9- مکمل روزگار کے حالات پائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر 4: اجرت کی تعریف کیجیے اوراس کی دو بڑی اقسام کی نشاندہی کیجیے نیز اجرتوں سے متعلق مختلف نظریات پر ایک سیر حاصل بحث قلمبند کیجیے۔

جواب: اجرت: محدود اصطلاح میں اجرت سے مراد''وہ مادی معاوضہ ہے۔جو آجر ایک معاہدے کے تحت مزدور کو اس کی خدمت کے عوض دیتا ہے''۔

اجرت کا تصور: ''اُجرت محنت۔جسمانی یا ذہنی کی مخصوص خدمات کے صلے میں ادا کی جاتی ہیں۔'' بنھیم اُجرتوں کی تعریف یوں کرتے ہیں۔

''وہ رقم جو کوئی آجر معاہدے کے مطابق کسی محنت کش کی خدمات کے صلے میں ادا کرتا ہے''

یہ بات ذہن نشین ہو جانا چاہیے کہ ضروری نہیں کہ اُجرتیں زر کی صورت میں ادا کی جائیں یہ ادائیگی جنس کی شکل میں بھی ہو سکتی ہے۔البتہ یہ ضروری ہے کہ محنت (جسمانی یا ذہنی) کو جو ادائیگی کی جائے وہ اس کی خدمات کے صلے میں کی جائے۔

اجرت کی اقسام: اُجرتوں کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

(الف) متعارفہ اُجرت: یہ اُجرت زر کی شکل میں ادا کی جاتی ہے مثال کے طور پر وہ روپیہ جو کسی محنت کش کو ایک خاص عرصے میں محنت کے صلے میں دیا جاتا ہے تاہم یہ اُجرت محنت کش کی حقیقی آمدنی کی عکاسی نہیں ہوتی۔قدر زر میں تبدیلیوں کے باعث یہ بتانا مشکل ہے کہ محنت کش نے اپنی زرعی اُجرت سے اشیاء اور خدمات کی صورت میں کتنی اُجرت پائی؟

(ب) حقیقی اُجرت: اس میں وہ فوائد اور سہولتیں شامل ہوتی ہیں جو کوئی محنت کش اپنی محنت کے عوض زری اُجرت کے علاوہ حاصل کرتا ہے حقیقی اُجرت کا تعین زر کی قوت خرید، ذیلی آمدنی، نوعیت کار، حالات واوقات کار، مستقبل میں ترقی کے امکانات اور پینشن کے فوائد سے ہوتا ہے۔

اجرت کے نظریات: مختلف معیشت دانوں نے اپنے اپنے طور پر اجرت کے تعین کے اصول وضع کئے ہیں۔یہ نظریات مندرجہ ذیل ہیں۔

نظریہ گزر اوقات: یہ مفروضہ فزیوکریٹک مکتب فکر کے فرانسیسی معیشت دانوں کا وضع کردہ ہے۔رہن سہن کا وہ کم سے کم معیار جو روح وتن کے رشتے کو قائم رکھ سکے اجرتوں کو اس سے کم یا زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔اگر اجرت گزر بسر کی سطح سے اوپر چلی جائے۔تو محنت کش تفریحی سرگرمیوں میں مگن ہو جاتے ہیں۔اور ان کے کنبے کا حجم بڑھ جاتا ہے۔یوں جمعیت محنت میں اضافے کے باعث اجرت دوبارہ گزر بسر کی سطح پر آجائے گی۔

نظریہ اجرت فنڈ:۔ جے۔ایس۔مل اس مفروضے کے نمایاں مبلغ ہے۔جس کی روح سے ہر معیشت کے اندر ایک خصوصی فنڈ قائم کیا گیا ہے۔تاکہ محنت کی خدمت خریدی جاسکیں۔یہ فنڈ متحرک سرمائے کے نام سے مصروف ہے۔

i۔اجرت فنڈ یا متحرک سرمائے کا حجم ii۔محنت کشوں کی تعداد

اجرت کا نظریہ حق بقیہ:۔ ایک امریکی معیشت دان منٹرواکر نے اس مفروضے کو وضع کیا ہے۔اس کی رو سے محنت کو لگان، سود اور منافع کی ادائیگیوں کے بعد باقی ماندہ آمدنی حاصل سے اجرت کا تعین کیا جاتا ہے۔اس رو سے عاملین پیداوار کی آمدنی بڑھ جاتی ہے۔اس صورت میں محنت کو آمدنی میں سے زیادہ حصہ ہاتھ آئے گا۔

مختتم پیداوار کا نظریہ۔ عاملین پیداوار کے معاوضوں کا تعین کلاسیکی معیشت دانوں کے نزدیک مختتم پیداوار کے مفروضے کے مطابق ہوتا ہے۔اس کی رو سے محنت کی اجرت اس کی مختتم پیداوار کے مطابق طے پاتی ہے۔مختتم پیداوار اور بنیادی طور پر طلب ورسد کا پابند ہے۔مختتم پیداوار ایک مکمل منڈی کے مفروضے پر قائم ہے۔ایک مکمل منڈی کے اندر شرح اجرت محنت کی رسد وطلب کے حوالے سے طے پاتی ہے۔کوئی فرم انفرادی طور پر شرح اجرت پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔جب کوئی آجر محنت کی اکائیاں استعمال کرتا ہے۔تو ان کی مختتم پیداوار گرنے لگتی ہے۔اس کے علاوہ مختتم پیداوار اجرت کا تفاعل بھی ہے۔

نظریہ رسد وطلب:۔ اجرت کے تعین میں جس مفروضے کو قبول عام حاصل ہے۔وہ طلب ورسد کا جدید نظریہ ہے۔یہ رسد وطلب اس مفروضے پر مبنی ہے۔کہ دیگر اشیاء اور خدمات ہی طرح محنت کی اجرت کو بھی رسدی قوتیں ہی مقرر کرتی ہیں۔

اجرت فنڈ:۔ جے۔ایس۔مل اس مفروضے کے نمایاں مبلغ ہے۔جس کی روح سے ہر معیشت کے اندر ایک خصوصی فنڈ قائم کیا گیا ہے۔تاکہ محنت کی خدمت خریدی جاسکیں۔یہ فنڈ متحرک سرمائے کے نام سے مصروف ہے۔

i۔اجرت فنڈ یا متحرک سرمائے کا حجم ii۔محنت کشوں کی تعداد

سوال نمبر 5: (الف) وزن دار اشاری اعداد کی تعریف کیجیے۔نیز اشاری اعداد کی تعمیر کے لیے ضروری اقدام کی وضاحت مفصل کیجیے۔

جواب: (الف): اشاری اعداد(Index Number): اشاری اعداد عرصہ یا وقت کے وقفوں میں معاشی متغیرات میں تغیر کی مقدار کو ناپنے کے لیے بہت اہم ثابت ہوتے ہیں۔قیمتوں کا عام معیار۔روزمرہ کے مصارف زندگی۔برآمدات ودرآمدات کا حجم۔روزگار کا معیار۔اجرتیں اور زر کی قدر وغیرہ۔موزوں اعشاری اعداد کی تعمیر کی مدد سے ان تمام متغیرات میں تبدیلیوں کو نمایاں طور پر ظاہر کیا جا سکتا ہے کسی ملک میں آمدنیوں والے مختلف گروہوں وطبقوں کی معاشی حالت کی موازنہ کی بنیاد مہیا کر کے معاشی حکمت عملی کی تشکیل میں یہ اعشاری اعداد بڑی مدد کرتے ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

اشاری اعداد کی تعمیر: اعشاری اعداد کی تعمیر میں مندرجہ ذیل مراحل ہوتے ہیں۔

1۔اعشاری اعداد کا مقصد اور دائرہ کار: مناسب اشیاء ۔منڈیوں اور بنیادی عرصہ اساسی عرصہ (Base Year) کے انتخاب کے لیے اعشاری اعداد کا مقصد اور دائرہ کار کی واضح تصویر ضروری ہے۔

2۔اشیاء کا انتخاب: اعشاری اعداد کی تعمیر کے لیے یہ ضروری ہے کہ صرف وہ اشیاء شامل کی جائیں جو عوام کے اس طبقہ میں مشترکہ طور پر زیر استعمال ہوں۔جن کے لیے یہ اعشاری عدد تعمیر کرنا مقصود ہوں۔مثلاً اگر محنت کش طبقہ کے روزمرہ زندگی کے مصارف کا اعشاری عدد تیار کرنا ہو تو منتخب اشیاء جو باقاعدہ ان کے زیر استعمال ہوں تو تمام اشیاء کی عکاسی کرنی چاہیے۔اسی طرح اگر مروجہ قیمتوں کا اعشاری عدد تیار کرنا ہو تو اشیاء کی وسیع نمائندہ تعداد جو ملک کے تمام طبقوں کے تصرف میں ہو شامل ہونی چاہئیں۔

3۔منڈی کا انتخاب: جس طبقہ کے لیے اعشاری عدد تیار کرنا ہو۔انہی لوگوں کی متعلقہ منڈیوں کو منتخب کرنا چاہیے۔مثلاً اگر کم آمدنی والے طبقہ کا روزمرہ مصارف زندگی کا اعشاری عدد بنانا ہو تو صرف وہی منڈیوں جہاں عموماً خرید و فروخت کرتے ہیں منتخب کرنا چاہیے۔

4۔قیمتوں کا انتخاب: مروجہ قیمتوں کی نشان دہی بھی ضروری ہے عام مقاصد کے اعشاری اعداد کے لیے اسط تھوک قیمتیں لینی چاہیے۔مزید برآں نمائندہ منڈیوں سے قیمتوں کا مواد حاصل کرنا چاہیے۔اگر بذریعہ اشاعت یہ مواد حاصل ہو جائے تو اس کے ذرائع درستگی اور قابل اعتماد ہونے اور مختلف منڈیوں میں نمائندہ قیمتوں کے رائج ہونے کے بارے میں یقین ضروری ہے۔اشیاء کے معیار اور پیمائش کی اکائیوں کے بارے میں موازنہ بہت اہم ہے۔

5۔بنیادی عرصہ کا انتخاب: وہ عرصہ جس کے ساتھ دوسرے عرصے کی قیمتوں کا موازنہ کرنا ہو۔اسے بنیادی عرصہ کہتے ہیں۔یہ عموماً وہ سال ہوتا ہے جس میں دوسرے عرصوں کی نسبت اشیاء کی قیمتوں کا معیار نہ بہت کم اور نہ بہت زیادہ ہو۔یعنی معاشی استحکام کا سال۔یہاں بنیادی عرصہ (اساسی عرصہ) کے انتخاب کے دو طریقے بیان کیے گئے ہیں۔

6۔معینہ بنیادی طریقہ (مقررہ اساسی قاعدہ): کسی مثالی سال (Normal Year) یا بہت سے سالوں کی اوسط قیمت کو بنیاد Base کے طور پر لیا جاتا ہے۔بنیادی سال کی قیمت کو 100 تصور کیا جاتا ہے۔دوسرے سالوں کے اشاری عدد نکالنے کے لیے دیے گئے سال کی قیمت کو بنیادی سال کی قیمت سے تقسیم کرتے ہیں۔اس طرح حاصل شدہ قدریں "اضافی قیمتیں" کہلاتی ہیں۔اور انہیں فیصدی ظاہر کیا جاتا ہے اور کسی بھی سال کی اضافی قیمتوں کی اوسط اس سال کی اضافی قیمتوں کی اوسط اس سال کا اشاری عدد کہلاتا ہے۔کسی ایک شے کی اضافی قیمت نکالنا سادہ اضافی قیمت کہلاتی ہے۔

7۔بنیادی زنجیری قاعدہ (بنیادی تسلسل کا طریقہ): اس طریقہ میں بنیادی سال کو ہر سال تبدیل کر دیا جاتا ہے یہاں ہر گزشتہ سال کی قیمت کو بنیادی قیمت مانا جاتا ہے اس طرح کی اضافی قیمتوں کو "رابطہ اضافی قیمتیں (Link Relative Prices)" کہا جاتا ہے۔اور انہیں بھی فیصدی ظاہر کیا جاتا ہے۔بہت سے سالوں کے اعشاری اعداد کے موازنہ کے لیے رابطہ اضافی قیمتوں کو معینہ بنیادی قیمت میں بدل دیا جاتا ہے۔اس طرح حاصل کردہ اشاری عدد کو زنجیری نمائندے (Chain Indices) کہتے ہیں۔کسی سال کے لیے زنجیری اعشاری عدد اس سال کی اوسط رابطہ اضافی قیمتوں کو گزشتہ سال کے زنجیری اعشاری عدد سے ضرب دینے اور حاصل ضرب کو 100 سے تقسیم دینے سے حاصل کیا جاتا ہے۔

8۔اوسط کا انتخاب: مطلوبہ اعشاری عدد حاصل کرنے کے لیے رابطہ اضافی قیمتوں کا اوسط لیا جاتا ہے۔کسی موزوں سے اوسط کا انتخاب حسابی اوسط، وسطانیہ یا ہندسی اوسط، ضروری ہے۔حسابی اوسط کو نکالنے میں آسانی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔وسطانیہ چونکہ انتہائی قدروں کا اثر قبول نہیں کرتا۔اس لیے صرف منتخب صورتوں میں زیادہ قابل قبول شکل ہے۔کیوں کہ یہ مساوی نسبتی تبدیلیوں کو مساوی اہمیت دیتی ہے۔

9۔اہمیت کا انتخاب: دوسری شقوں کے مقابلے میں ہر شق کو برابر کی اہمیت دینے کے لیے یہ طریقہ لیا جاتا ہے جتنی زیادہ اہم کوئی شے ہے۔اتنے ہی اس کی اہمیت ہوتی ہے مثلاً گندم، کپڑا، مکان، لازمی طور پر کسی مصارف کے لیے آئس کریم، چاکلیٹ وغیرہ سے۔زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔پس پہلی قسم کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کی نسبت بہت زیادہ لوگوں کو متاثر کرے گا۔پس انہیں اہمیت دینا ضروری ہے۔

مثال: گندم کی قیمت فی کلوگرام 2000-2009 کے سالوں کے لیے دی گئی ہے۔2000 کو بطور بنیادی سال تصور کر کے سادہ اعشاری عدد لگائیے۔(سادہ سے مراد کسی کو اہمیت نہ دینا ہے)

قیمت روپے	سال	قیمت روپے	سال
27	1969	20	2000
28	1970	18	2001
30	1971	23	2002
32	1972	24	2003

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اساتذہ ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

03455045551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

33	1973	25	2004

0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

(ب) وزن دار اشاری اعداد معلوم کرنے کے فارمولے لکھیں۔ لیسپیر ز فارمولا (Laspeyer's Formulas) کے ذریعہ مندرجہ ذیل ٹیبل سے اشاری عدد معلوم کیجیے۔ جبکہ بنیادی سال 2011 ہو۔

سال	گندم کی مقدار (کلوگرام)	گندم کی قیمت فی 20 کلوگرام (روپوں میں)
2011	2200	400
2012	2000	500
2013	1800	600
2014	1500	700
2015	1300	750
2016	1200	900
2017	1100	950
2018	1000	1000
2019	900	1100

جواب: اعشاری اعداد یوں نکالے جائیں گے۔

اعشاری عدد 2011 بطور بنیادی سال $pn/p \times 100$	گندم کی قیمت فی 20 کلوگرام (روپوں میں)	سال
3	2	1

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

2011	400	400/400 × 100=100
2012	500	500/400 × 100=125
2013	600	600/400 × 100=150
2014	700	700/400 × 100=175
2015	750	750/400 × 100=187.5
2016	900	900/400 × 100=225
2017	950	950/400 × 100=237.5
2018	1000	1000/400 × 100=250
2019	1100	1100/400 × 100=275

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔